سوال

(340) حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل یا ثلاثہ اشہر (تین مہینے) ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل یا ثلاثہ اشہر (تین مہینے) ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضع حمل ہے۔ چاہے ایک گھڑی میں ہوجائے۔ بحکم ان یضعن حملھن (اہلحدیث امرتسر 24 رجب 1364 ہجری)

تعاقب

جلد41 پرچہ 2 سوال نمبر 6 کے جواب میں جو آیت آپ نے لکھی ہے۔ اس میں غیر مدخولہ مطلقہ کا حکم ہے۔ جیسا کہ ثم طلقتموھن کا لفظ بتا رہا ہے۔ اور متوفی عنہا کی عدت چار ماہ دس دن قرآن نے بیان کی ہے۔ والذین یتوفون منکم اس میں مدخولہ وغیر مدخولہ صغیرہ غیر صغیرہ سب شامل ہیں۔ اور اس پر اجماع بھی ہے۔ ہاں اگر کوئی آیت یا حدیث صغیرہ متوفی عنہا کو اس آیت سے خارج کرے۔ کہ صغیرہ پر عدت نہیں۔ تو امنا وصدقنا ورنہ قرآن مجید کی آیت کے مقابل کسی کی فقہ قابل تسلیم نہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ جو حدیث کی کتابوں میں مرقوم ہے۔ کہ متوفی عنہا غیر مدخولہ پر عدت بھی ہے۔ اور اس کو میراث بھی ملے گی۔ احناف کے قول کا رد ہے۔ کہ صغیرہ متوفی عنہا پر عدت نہیں ہے۔ جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحت شروع حدیث میں موجود ہے۔

جواب۔ میرا خیال تھا کہ عدت تعلق زوجین پر مبنی ہے۔ مطلقہ غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے۔ قیاس جلی یہ ہے کہ زوجہ متوفی عنہا غیر مدخولہ پر بھی عدت نہ ہو۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بھی یہی ہے۔ تفسیر کبیر جلد 2 ص 278 ملاحظہ ہو۔ مگر چونکہ حدیث مرفوع اس بارے میں آگئی ہے۔ کہ زوجہ متوفی عنہا غیر مدخولہ پر بھی عدت ہے۔ اور خاوند کی وارث بھی ہے۔ مہر بھی پورا ہے اس لئے میں اپنے فتوے سے رجوع کرتا ہوں۔ مگر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے حبر الامت کے مخالف ہونے کی وجہ سے اس مسئلہ کو اجماعی نہیں سمجھتا۔ حدیث کیوجہ سے رجوع کرتا ہوں۔ مفصل بحث اس کی تفسیر ابن کثیر اور تفسیر فتح البیان اور تفسیر کبیر میں ملتی ہے۔ (اہلحدیث 2 جمادی الاخر 1363 ہجری)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 328

محدث فتویٰ